رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

انّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یّشاء۔ عسٰی ان یّبعثک ربّک مقامًا محمودًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت ششماہی اندرون ہند

قیمت ششماہی بیرون ہند

جلد ۲۲ | مورخہ ۳ محرم سنہ ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۷ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۳۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ - اپریل - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضورؑ نے خطبۂ جمعہ میں موجودہ مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کو خصوصیت کے ساتھ اپنی اصلاح کر کے خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا ؛

آج نیشنل لیگ قادیان کا ایک خاص اجلاس بوقت پانچ بجے شام کے الحکم بلڈنگ میں بصدارت قریشی محمد صادق صاحب شمیم بی اے منعقد ہوا جس میں انجمن حزب اللہ کے جلسہ میں مجسٹریٹ کے حکم سے پولیس کی مداخلت کے خلاف اور احرار کے فتنہ کے متعلق تقریریں ہوئیں نیز چند قرار دادیں پاس کی گئیں۔ مفصل آئندہ ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامیاب وُہی ہوتے ہیں جو عند اللہ متقی ہوں

(فرمودہ ۵ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء)

" اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وُہ دُوسروں کی نظر میں نیک اور نمازی وغیرہ ہوتے ہیں مگر ان کا اندر بدیوں اور گناہوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے دُوسرے وُہ لوگ ہوتے ہیں۔ جن کا ظاہر و باطن یکساں ہوتا ہے۔ وُہ عند اللہ تقوےٰ پر قدم مارنے والے ہوتے ہیں۔ مگر ان دونوں میں سے کامیاب ہونے والے وُہی ہوتے ہیں۔ جو عند اللہ متقی۔ اور خدا کی نظر میں نیک ہوتے ہیں۔ اور ان پر خدا راضی ہوتا ہے صرف لاف زنی کام نہیں آسکتی ؛

اس وقت دو قوموں کا آپس میں مقابلہ ہے۔ ایک تو ہمارے مخالف ہیں ۔ اور دُوسرے ہماری جماعت۔ اب خدا تعالےٰ دونوں کے دلوں کو دیکھتا۔ اور ان کے اعمال سے آگاہ ہے وُہی جانتا ہے۔ کہ ہماری جماعت اس کی نگاہ میں کیسی ہے۔ اور دشمن کیسے۔ اور وُہ اُن سے کہاں تک ناراض ہے۔ پس ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ اپنا حساب خود ٹھیک کرے۔ چاہیئے کہ دُوسروں کا ذکر کرتے وقت تقوےٰ سے بھرے ہُوئے دل کے ساتھ اپنے اعمال کا خیال ہو۔ کہ کہاں تک ہم خدا کے منشا کو پورا کرنے والے ہیں یا صرف لافیں ہی لافیں ہیں ؛ (الحکم ۱۰ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء)

سات مختلف زبانوں میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر تقریریں

انجمن شبیبۂ احمدیہ کے جلسہ کی مختصر روئیداد

۴/۵ اپریل ۱۹۳۵ء کی درمیانی شب کو نماز عشاء کے بعد مسجد دارالرحمت میں زیر صدارت جناب حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے سابق مبلغ ماریشس انجمن شبیبۂ احمدیہ کا ایک شاندار جلسہ اس لئے منعقد ہوا۔ کہ غیر ممالک کی زبانوں میں تقاریر کرنے کی مشق کرائی جائے۔ چنانچہ اس موقعہ پر مختلف اصحاب نے سات مختلف زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی صداقت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔

جناب صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے نے سورۂ فاتحہ کا ترجمہ فرنچ زبان میں کیا۔ اور بعدہٗ ایک نظم فرنچ میں سنائی۔ حافظ مسعود احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ سید احمد علی صاحب مولوی فاضل سیکرٹری انجمن "شبیبۂ احمدیہ" نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک عربی قصیدہ سُنایا۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی مولوی فاضل نے عربی میں۔ یحیٰی صاحب نے ڈچ میں۔ رحمت اللہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے سنسکرت میں غلام احمد صاحب نے سندھی میں۔ سید علی صاحب افغان نے پشتو میں۔ مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مولوی فاضل نے ملایا میں اور مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل نے عربی میں تقریریں کیں۔

اللہ۔ اللہ! ایک تو وہ وقت تک تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو اپنے انگریزی الہامات کا ترجمہ کرانے کے لئے اس بستی میں کوئی انگریزی دان نہ ملتا تھا۔ اور ایک یہ وقت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے دُور دُور سے آنے والوں کی جو خبر دی تھی۔ وہ پوری ہو رہی ہے۔ اور دُنیا کی بہت سی زبانیں جاننے والے قادیان میں موجود ہیں۔

ساڑھے دس بجے رات جلسہ دُعا پر ختم ہوا۔

سیالکوٹ میں صدر احرار کی انتہائی بدزبانی اور اشتعال انگیزی

سیالکوٹ رام تلائی میں ۲ر اپریل کی رات کو احراریوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں احمد یار خان ترمی لاہوری اور کامریڈ عبدالکریم نے احمدیوں کے دلوں کو مجروح اور جذبات کو ٹھیس پہونچانے والی نہایت دل آزار۔ گندی نظمیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف پڑھکر ہر احمدی کے قلب کو زخمی کیا۔ قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ضروری سمجھا جاتا ہے۔ مگر ان احراری ملاؤں کی گندہ زبانی کو روکنے کے لئے گورنمنٹ خاموش رہ کر ان کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوکل حکام اپنے بالا حکام کو ایسے جلسوں کی صحیح رپورٹیں نہیں بھیجتے۔ متذکرہ بالا دونوں احراریوں نے ہمارے بزرگوں کی شان میں جن کے لئے ہم اپنی جانیں تک قربان کرنیکو تیار ہیں۔ جو گندے اشعار کے ذریعہ اچھالا۔ اگر وہ افسران بالا تک پہونچ گیا۔ تو وہ اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ احمدیوں کے جذبات کس بیدردی سے کچلے گئے ہیں۔ صدر مجلس مولوی حبیب الرحمٰن نے بھی پبلک کو احمدیت کے خلاف سخت اشتعال دلایا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی شان میں نہایت بیہودہ اور فحش کلامی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ میں C. J. D. کو کہتا ہوں۔ کہ مرزا محمود سے جا کر کہہ دے۔

ہندوستان میں اس سے زیادہ عیاش۔ بدچلن کوئی نہیں ہے۔" (خاکش بدہن) پھر کہا "ہم جہاں جاتے ہیں۔ وہاں سے واپس نہیں آتے۔ بہادر قدم ہٹاتا نہیں۔ کٹوا دیتا ہے۔ ہم نے قادیان میں جا کر مینارے سے اونچا جھنڈا گاڑا ہے۔ گورنمنٹ کیا سمجھتی ہے۔ اور قادیانی کیا سمجھتے ہیں! حاضرین سے روپے کی اپیل کرتے ہوئے کہا۔ "ہمارے پاس روپے کی کمی ہے۔ مرزائیت کے خلاف مجلس احرار کے سالانہ جلسہ کے لئے ساٹھ ستر بیگھہ زمین کی قادیان میں ضرورت ہے۔ جس دن ہم وہاں جائیں گے۔ اسی سال مرزا محمود قادیان چھوڑ کر کہیں اور جا بسیگا۔ آخر میں کہا۔ سب مسلمانوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ روپیہ اکٹھا کریں۔ قادیان میں جا کر ایک ایک مکان خرید لیں۔" غرض صدر مجلس احرار نے احرار کے پہلے اور آخری اڈے پر گذشتہ بیم وزر کے خوشکن خواب کے تصورات میں مست اور خوشامد سے اور عوام کو احمدیت کے خلاف مشتعل کر کے روپیہ بٹورنے کی کوشش کی۔ مگر جلسہ گاہ میں کسی شخص نے پھوٹی کوڑی تک نہ دی۔ اور نہ کسی نے کسی رقم کا وعدہ کیا۔

ملک بشیر کنجاہی از سیالکوٹ

اولڈ بوائز گورنمنٹ کالج کا جلسہ

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو مبارکباد

۳۱ر مارچ سر دیا کشن کول صاحب کے زیر صدارت گورنمنٹ کالج لاہور کے اولڈ بوائز کا جلسہ ہوا ایک سو کے قریب اولڈ بوائز شریک تھے۔ اس موقعہ پر جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء کو وائسرائے کی مجلس انتظامیہ کی رکنیت پر فائز ہونے پر مبارکباد دی گئی۔ آخر میں مسٹر احمد شاہ صاحب بخاری پروفیسر گورنمنٹ کالج نے جو ادبی دنیا میں پطرس کے نام سے مشہور ہیں۔ اپنے مخصوص انداز میں جناب چوہدری صاحب کی زندگی پر تبصرہ کیا۔ نامہ نگار

جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب کا پنجاب کونسل میں بلا مقابلہ انتخاب

احرار کو ایک اور شکست فاش

سیالکوٹ۔ ۵ر اپریل۔ جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے وائسرائے کی مجلس انتظامیہ کے ممبر منتخب ہونے کی وجہ سے پنجاب کونسل میں جو سیٹ خالی ہوئی تھی۔ اس کے لئے جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء برادر خورد جناب چوہدری صاحب موصوف بلا مقابلہ ممبر منتخب ہو گئے ہیں۔

(الفضل) احرار نے بڑے زور شور سے یہ کوشش شروع کر رکھی تھی۔ کہ اس جگہ کے لئے کوئی احمدی منتخب نہ ہو۔ چنانچہ دوسرے احراریوں کے علاوہ خود صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے سیالکوٹ پہونچ کر اپنا سارا زور صرف کیا لیکن اس معاملہ میں بھی احرار کو شکست فاش نصیب ہوئی۔

ہم اس شاندار کامیابی پر جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور ان کے سارے خاندان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ چوہدری صاحب موصوف نہ صرف اپنے حلقۂ انتخاب کے لئے بلکہ پنجاب کونسل میں جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے بہترین قائم مقام ثابت ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۳۳ قادیان دارالامان مورخہ ۳ محرم ۱۳۵۴ھ جلد ۲۲

شہنشاہ معظم کی سلور جوبلی اور جماعت احمدیہ

سرکاری طور پر یہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ ۶ مئی ۱۹۳۵ء کو ان تمام ممالک کے لوگوں کی طرف سے جو حکومت برطانیہ کے جھنڈے کے نیچے آباد ہیں۔ اور جو ملک معظم کو اپنا حکمران تسلیم کرتے ہیں ملک معظم کی تخت نشینی کی پچیسویں سالگرہ کی تقریب خوشی اور مسرت سے منائی جائے گی۔ جماعت احمدیہ نے اپنے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور آپ کے اسوۂ حسنہ کے ماتحت آج تک حکومت برطانیہ کے ساتھ وفاداری۔ اور حقیقی خیر خواہی کا جو ثبوت پیش کیا ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ خوشی اور مسرت کی اس شاندار تقریب میں بھی جماعت احمدیہ حسب استطاعت پوری طرح حصہ لے۔ اور ثابت کر دے کہ ملک معظم کے اس طویل اور شاندار دَور حکومت میں اہل ہند کو جو فوائد حاصل ہوئے۔ جنہیں جماعت احمدیہ نہایت قدر اور وقعت کی نظر سے دیکھتی۔ اور جن کے متعلق شکر گزاری کے گہرے جذبات اپنے قلوب میں رکھتی ہے۔ ان کو مقدور بھر عملی صورت میں پہلے بھی پیش کرتی رہی ہے۔ اور اب بھی کرتی ہے

چونکہ جماعت احمدیہ ایک چھوٹی سی اور غریب جماعت ہے اس لئے یہ تو ممکن نہیں۔ کہ مالی لحاظ سے وُہ دولت مند اور کثیر التعداد لوگوں کا مقابلہ کر سکے۔ لیکن ایک بات ایسی ہے جس میں وُہ اپنی خصوصیت قائم رکھ سکتی ہے۔ اور وُہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے ہر آمدنی رکھنے والے اور کمانے والے فرد کو اپنی وسعت اور گنجائش کے مطابق ضرور اس فنڈ میں حصہ لینا چاہیئے۔ جو سلور جوبلی کی تقریب میں جمع کیا جا رہا ہے اور جسے نہایت مفید اغراض و مقاصد پر صرف کیا جائے گا تاکہ یہ ظاہر ہو۔ کہ ہر احمدی اپنے دل میں شہنشاہ معظم کے متعلق جذبات شکر گزاری رکھتا ہے۔ اور ان کا اظہار کر رہا ہے:۔

اس قسم کے موقعہ پر اظہار خوشی و مسرت کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود قائم فرما چکے ہیں۔ چنانچہ ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کے جشن جوبلی کے موقعہ پر آپ نے قادیان میں ایک جلسہ منعقد فرمایا۔ مبارکباد کا تار وائسرائے ہند کی وساطت سے ارسال کیا۔ غریبوں اور محتاجوں کو کھانا کھلایا اور جشن کی آخری رات چراغاں بھی کیا گیا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی یہ مثال جماعت احمدیہ کے لئے ایک ایسا اسوہ ہے۔ کہ جب کبھی اس رنگ میں تاج برطانیہ سے وفاداری اور خلوص کے اظہار کا موقعہ ہو۔ جماعت احمدیہ کو پورے جوش کے ساتھ اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قبل ازیں "الفضل" اور نظارت بیت المال جماعت احمدیہ کو شہنشاہ معظم کی سلور جوبلی کی تقریب میں حسب مقدور شریک ہونے کی تحریک کر چکی ہے اور اب پھر اس بارے میں تاکید کی جاتی ہے:۔

پس اس تقریب کے سلسلہ میں چندہ فراہم کرنے کے لئے جو صوبائی فہرست کھولی گئی ہے۔ اور جس کا اعلان ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر پنجاب کر چکے ہیں۔ تمام احمدیوں کو چاہیئے۔ کہ اس میں حصہ لیں۔ اور اپنے اپنے ضلع کے انتظام کے ماتحت اپنے چندہ کی رقوم اس فنڈ میں جمع کرائیں۔ البتہ ضلع گورداسپور کی احمدی جماعتیں بوجہ اس کے کہ اس ضلع کے بعض حکام کا رویہ آج کل احمدیوں کے متعلق افسوسناک رنگ اختیار کئے ہوئے ہے۔ اپنا چندہ براہ راست آنریری خزانچی ڈپٹی ہجسٹیز سلور جوبلی فنڈ لاہور کو بھیج دیں:۔

چونکہ اس تقریب کی مقررہ تاریخ بالکل قریب آچکی ہے اور ضروری ہے۔ کہ ہر احمدی حتی المقدور اس میں حصہ لے اس لئے تمام احمدی جماعتوں کے کارکنوں کو فوری طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس چندہ میں احمدیوں کی شرکت خاص طور پر اس لئے بھی مناسب اور ضروری ہے۔ کہ اول تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانہ میں جشن جوبلی کے موقعہ پر چندہ دیا۔ اور خوشی منائی۔ دُوسرے اس موقعہ پر جمع شدہ چندہ رفاہ عام کے نہایت مفید اور ضروری کاموں میں صرف کیا جائے گا۔ تیسرے ملک معظم سے اظہار وفاداری کا یہ ایک عمدہ موقعہ ہے۔ جس میں ضرور شریک ہونا چاہیئے۔

اچھوت اقوام کو کیا کرنا چاہیئے

گاندھی جی نے اس وقت تک چونکہ اچھوت اقوام سے صرف زبانی ہمدردی کی ہے۔ اور عملی طور پر ان کے لئے کچھ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے اچھوت بھی تنگ آکر ان سے فیصلہ کُن بات کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ جنوبی ہند کی اچھوت اقوام نے حال ہی میں ایک کانفرنس منعقد کر کے حسب ذیل قرارداد پاس کی:۔

"مندروں میں داخلہ کے متعلق اسمبلی میں جو مسودۂ قانون پیش ہے۔ اس کے ضمن میں مہاتما گاندھی کی روش بڑی افسوسناک اور یاس انگیز ہے۔ مہاتما جی سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وُہ زیر بحث مسئلہ کے متعلق اپنے خیالات کنارہ کش ہو جائیں۔ اور مہربانی فرما کر اس بات کی کوشش کریں۔ کہ یہ معاملہ (مندروں میں داخلہ کا مسودہ) اسمبلی میں پیش ہو جائے۔ خواہ اس کا نتیجہ کچھ نکلے۔ اگر گاندھی جی مندروں میں داخلہ کے متعلق اپنے موجودہ خیالات تبدیل نہ کریں۔ تو کانفرنس کا ارادہ ہے۔ کہ ملک کی تمام اچھوت قوموں سے استدعا کی جائے۔ کہ وُہ اسلام یا مسیحیت کی حلقہ بگوش بن جائیں۔ یا وزیر اعظم برطانیہ کے فیصلے کے مطابق جداگانہ انتخاب کے لئے ایجی ٹیشن جاری کریں"

اس کا نہایت مایوس کُن جواب گاندھی جی نے اپنے اخبار ہریجن میں یہ دیا ہے۔ کہ مندروں کے دروازے ہریجنوں پر کھلوانے کے لئے جو کچھ مناسب سمجھونگا۔ کرتا رہونگا۔ لیکن اچھوت اقوام کو چاہیئے۔ کہ اپنے مذہب کو جنس تجارت نہ بنائیں۔ بے شک یہ درست ہے۔ کہ مذہب کو جنس تجارت نہیں بنانا چاہیئے۔ اور اچھوت اقوام کی یہ غلطی ہے۔ کہ وُہ گاندھی جی کے سامنے یہ شرط پیش کر رہے ہیں۔ کہ اگر ان کے لئے مندروں کے دروازے نہ کھول دیئے گئے۔ تو وُہ اپنا مذہب تبدیل کر لیں گے۔ حالانکہ جب ہندو صدیوں سے ان کے ساتھ انسانیت کش سلوک کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور وُہ اپنے دھرم کے رو سے مجبور ہیں۔ کہ اچھوتوں کو انسانیت کا درجہ نہ دیں۔ تو پھر مندروں کے دروازے کس طرح کھول سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ وہ یہ کر دینگے کہ علیحدہ مندر بنوا دیں۔ لیکن اس طرح اچھوت پن دُور نہیں ہو سکتا بلکہ اور مضبوط ہوتا ہے۔ اچھوت اقوام کو چاہیئے کہ آزمودہ را آزمودن پر عمل کرنا چھوڑ کر وُہ راہ اختیار کریں۔ جو ان کے ماتھے سے اچھوت پن کا داغ دھو دے۔ اور وُہ یہی ہے۔ کہ اسلام قبول کر لیں۔ اسلام جو ہر فرد بشر کو انسانیت کے لحاظ سے مساوی قرار دیتا ہے۔ اور اس گئے گزرے زمانہ میں بھی جبکہ عام طور پر مسلمان اسلام کی اصل تعلیم سے ناواقف ہو چکے ہیں۔ ان میں یہ بات پائی جاتی ہے:

"احسان" کو فرضی فسخ بیعت کرنیوالوں کی فہرستیں شائع کرنیکے متعلق چیلنج

اخبار "احسان" نے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ جماعت احمدیہ میں نئے داخل ہونے والوں کی جو فہرستیں روزانہ اخبار "الفضل" میں شائع ہو رہی ہیں۔ ان میں سے بعض لوگوں نے بیعت فسخ کر دی ہے۔ اپنے دو پرچوں میں مختلف مقامات کے چند مردوں اور عورتوں کے نام شائع کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

"حسب ذیل حضرات نے ہمیں اطلاع دی ہے۔ کہ انہوں نے خلیفہ قادیان کی بیعت فسخ کر دی ہے۔ غالباً یہ وہی لوگ ہیں جن کے نام الفضل میں تازہ بیعت کرنے والوں کی فہرست میں شائع ہوئے ہیں"

اس کے متعلق ہم "احسان" کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر فی الواقعہ اس کا یہ دعوٰے درست ہے۔ کہ جن لوگوں کے نام اس نے شائع کئے ہیں۔ انہوں نے بیعت کرنے کے بعد اپنی بیعت فسخ کرنے کی اطلاع اس کو دی ہے۔ تو وہ ان کے نام مع مفصل پتوں کے شائع کر دے۔ اس کے مقابلہ میں ہم بھی ان بیعت کرنے والوں کے نام اور پتے شائع کرنے کے لئے تیار ہیں جنکے وہ نام جو احسان نے شائع کئے ہم نے الفضل میں تازہ بیعت کرنیوالوں کی فہرست میں شائع کئے ہیں۔ اس طرح بآسانی معلوم ہو جائیگا کہ "احسان" نے جو نام شائع کئے ہیں۔ آیا وہی ہیں۔ جن کے بیعت کرنے کا ہم اعلان کر چکے ہیں۔ یا نہیں۔ جب بیعت فسخ کرنے والوں نے بقول "احسان" فسخ بیعت کی اطلاع خود "احسان" کو دی ہے۔ اور اس لئے دی ہے۔ کہ وہ اپنے جاننے والوں کو بتا سکیں۔ کہ وہ احمدی نہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ ان کے نام مع مفصل پتوں کے شائع کر کے احسان ان کی شخصیت کو معین نہ کر دے۔ ورنہ صرف نام اور ضلع یا علاقہ لکھدینے سے کیا پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ کون شخص اپنے احمدی نہ ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔ اور کس طرح وہ اپنے جاننے والوں پر ظاہر کر سکتا ہے۔ کہ اس نے بیعت فسخ کر دی ہے۔

پس ان کے مفصل پتے شائع کر کے "احسان" نہ صرف اپنے دعوٰی کا ثبوت پیش کر سکیگا۔ بلکہ جس مقصد اور مدعا کو مدنظر رکھکر فسخ بیعت کرنے والوں نے اسے خطوط لکھے۔ وہ بھی پورا ہو جائے گا۔

کیا "احسان" ہمارا یہ چیلنج منظور کرنے کے لئے تیار ہے اگر نہیں۔ تو اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ اس نے جو فہرستیں شائع کی ہیں۔ وہ سراسر جعلی اور مصنوعی ہیں۔ اور ان کی غرض عوام کو دھوکہ اور فریب میں مبتلا کرنا ہے۔

سپیشل ٹرین کے متعلق احراریوں کی غلط بیانی کی تردید

بعض احراری اخبارات میں یہ غلط طور پر لکھا گیا ہے۔ کہ ۲۷ مارچ کو جو سپیشل ٹرین قادیان سے گورداسپور کو گئی۔ اس میں بعض احمدیوں نے بلا ٹکٹ سفر کیا۔ بات یہ ہے کہ مسافروں کی جس اقل تعداد کی گارنٹی پر یہ سپیشل ٹرینیں منگوائی جاتی تھیں۔ اتنی تعداد کے ٹکٹ تو پہلے لے لئے تھے اس کے بعد جتنے مسافر اس تعداد سے زیادہ ہوں۔ ان کے ٹکٹوں کی قیمت بعد میں ادا کر دی جایا کرتی تھی۔ چنانچہ ۲۳ اور ۲۵ مارچ کی ٹرینوں کے متعلق ایسا ہی کیا گیا تھا مگر ۲۷ مارچ کو جو مسافر سوار ہوئے۔ وہ اس قدر زیادہ تھے کہ ان کی صحیح تعداد نہ تو قادیان سے روانہ ہوتے وقت شمار کی جا سکی۔ نہ بٹالہ پہونچنے تک اس کا تعین کیا جا سکا۔ حالانکہ میری طرف سے بحیثیت ٹرین کے انچارج ہونے کے سٹیشن ماسٹر صاحب قادیان کے ساتھ یہ سمجھوتہ تھا۔ کہ بٹالہ پہونچکر میں آپ کو صحیح تعداد کی اطلاع بھجوا دونگا آخر دھاریوال کے قریب جا کر صحیح اعداد و شمار معلوم ہوئے۔ تو گورداسپور پہونچنے پر سب سے پہلے میں نے سٹیشن ماسٹر صاحب کو ان اعداد سے مطلع کیا۔ اور ایک تحریر لکھکر دیدی۔ کہ اس قدر مسافروں نے اس ٹرین میں سفر کیا ہے۔ اور اس تعداد کے ٹکٹوں کی قیمت ہمارے ذمہ ہے۔

اس تمام معاملہ میں بجز اس کے کہ سواریوں کی کثرت کی وجہ سے ان کے شمار کرنے میں دقت یا تاخیر واقع ہوئی۔ اور کوئی بات بھی قابل اعتراض نہ تھی۔ اور جس شخص نے بھی اس ہجوم کو دیکھا۔ جو اس گاڑی سے اترا۔ وہ اس بات پر تعجب نہیں کر سکتا۔ کہ خاص انتظام کے بغیر اس کا صحیح شمار کر لینا آسان بات نہ تھی۔

(فرزند علی عفی عنہ)

بقیہ صفحہ ۱۰

مجسٹریٹ ضلع نے مجسٹریٹ علاقہ کے سپرد کر دیئے۔ مگر ہم یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ وہ اختیار جو مجسٹریٹ ضلع کو بھی حاصل نہیں۔ وہ انہوں نے کس طرح مجسٹریٹ علاقہ کے سپرد کر دیئے قانون کے ماتحت تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر قانون کی آڑ میں دھینگا مشتی کرنیکی ہدایات دی گئی ہوں۔ تو اس کا ہمیں علم نہیں۔

ممبران کونسل و اسمبلی اور اعلیٰ احکام سے درخواست

ہم یہ حالات تمام ممبران پنجاب کونسل۔ ممبران اسمبلی اور تمام ذمہ دار حکام کے سامنے پیش کر کے ان سے بادب درخواست کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی حکومت کے ساتھ وفاداری۔ اس کی قانون پسندی۔ اور پابندئ آئین مسلم ہے۔ اس کی گزشتہ تاریخ کا ایک ایک ورق اس امر پر شاہد ہے۔ کہ یہ جماعت فتنہ انگیزیوں اور حکومت کے لئے ضرر رساں کارروائیوں سے کوسوں دور چلی آتی ہے۔ اور ایسی باتوں کو اپنے مذہب کے رُو سے گناہ یقین کرتی ہے۔ لیکن آجکل جماعت احمدیہ کے مرکز میں اس کے ساتھ لاء اینڈ آرڈر کے نام پر جو شدید ناانصافیاں ہو رہی ہیں۔ اور اس کی پابندئ قانون اور آئین پرستی کے اصول سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اسے جس طرح پریشان کیا جا رہا ہے۔ اسے کب تک جاری رہنے دیا جائے گا۔ کیا افسرانِ بالا ان بے ضابطگیوں پر کوئی نوٹس لینے کی ضرورت نہیں سمجھتے لیجسلیچر کے تمام ممبروں کو ہم یہ پرچہ اس غرض کے لئے بھیج رہے ہیں۔ کہ تا وہ دیکھ سکیں۔ باغیانہ تحریکوں کے مقابلہ کے لئے انہوں نے حکومت کے ہاتھ میں جو ہتھیار دیا تھا۔ وہ ایک مسلمہ وفادار اور قانون کی پابند جماعت کے خلاف کس دیدہ دلیری کے ساتھ استعمال ہو رہا ہے۔ اور پھر ہمارے لئے نہیں۔ حکومت کے مفاد کے لئے۔ لاء اینڈ آرڈر کے وقار کی بحالی کے لئے۔ اور عدل و انصاف کی خاطر اس کے خلاف آواز اٹھائیں ہمیں یقین ہے۔ کہ افسران بالا دست میں ایسے شریف الطبع لوگ ضرور ہیں۔ جو ان صریح ناانصافیوں پر اطلاع پا کر اس طرف توجہ کریں گے۔ اور لیجسلیچر کے ممبروں میں بھی ایسے نیک دل اصحاب یقیناً موجود ہیں۔ جو ہمارے ساتھ اس قدر صریح ظلم اور شدید ناانصافی اور پھر وہ بھی لاء اینڈ آرڈر کے نام پر ہوتی ہوئی دیکھکر ضرور متاثر ہونگے اور قانون کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے اپنا ضروری فرض ادا کرینگے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک کشف کی تعبیر

"منصور" سے مراد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اور کشف

جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے تئیں منصور ثابت کرنے کے لئے پیغام صلح ۱۵۔ جنوری ۱۹۳۵ء کے مضمون میں "منصور" والے کشف کے ذکر کے ساتھ "ایک دوسرا کشف" کے عنوان کے ماتحت تحریر فرمایا ہے:-

اس کشف کے آخر پر فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت نے مجھے اس کے پہچاننے سے قاصر رکھا۔ لیکن امید رکھتا ہوں کہ کسی دوسرے وقت دکھایا جائے۔ تو اس کے متعلق آپ کا ایک دوسرا کشف مطبوعہ بدر جلد ۳ نمبر ۲۹ ۱۹۰۴ء میں ہے، "مولوی محمد علی صاحب کو رویا میں دیکھا۔ آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔"

اس کشف کو درج کرنے کے بعد مولوی صاحب یہ نتیجہ نکالتے ہیں:-

"پہلے کشف کی تمہید میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کے خادمانہ ارادوں کا جو اس کے دل میں ہوں گے۔ آپ ناصر ہوگا۔ اور اس کشف میں بدگمانی کرنے والوں کو سمجھایا ہے۔ کہ تم تو اسے مرتد اور فاسق کہتے ہو۔ مگر وہ نیک ارادہ رکھتا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ اسے ساتھ بٹھاتے ہیں۔"

اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ کشف مندرجہ بالا میں "نیک ارادہ رکھتا ہے" کے الفاظ نہیں۔ بلکہ یہ الفاظ ہیں۔ کہ "آپ صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔" سو یہ ہم مانتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب ایک وقت صالح تھے۔ اور نیک ارادہ بھی رکھتے تھے۔ کیونکہ اس وقت تک انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے نام کو یورپ میں پیش نہ کرنے کی خطرناک پالیسی اختیار کرنے کا ارادہ نہ کیا تھا۔ مگر جب وہ حضرت مسیح موعودؑ کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ تو گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام چاہتے تھے کہ مولوی صاحب پھر ان کے پاس بیٹھ جائیں۔ اور ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد نہ بنائیں۔ مگر کشف میں یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ مولوی صاحب پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھے۔ یا نہیں:۔

مولوی صاحب کا اس دوسرے کشف سے یہ نتیجہ نکالنا کہ آپ ہی وہ "منصور" ہیں۔ جس کے دیکھنے کے زمانہ مستقبل میں حضرت مسیح موعود امیدوار تھے۔ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اس کشف کے کسی لفظ سے اشارۃً یا کنایۃً یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس میں مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منصور کے طور پر دکھائے گئے۔ بلکہ اس کے برعکس یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کشف مولوی صاحب کے "منصور" ہونے کے خیال کی بڑے زور سے تردید کر رہا ہے۔ کیونکہ کشف میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ مولوی صاحب زمانہ ماضی میں نیک ارادہ رکھتے تھے۔ لیکن ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ مستقبل میں ان کا نیک ارادہ خطرناک پالسی میں تبدیل ہو جائیگا۔ مگر منصور کے متعلق حضور لکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کے خادمانہ ارادوں کا جو اس کے دل میں ہوں گے۔ آپ ناصر ہوگا۔ گویا منصور مستقبل میں ظاہر ہوگا۔ اور اس وقت بھی خادمانہ ارادے رکھتا ہوگا:۔

مولوی محمد علی صاحب کے خلاف ایک دلیل

ایک اور دلیل جس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب وہ "منصور" نہیں۔ جس کے دیکھنے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امیدوار تھے۔ یہ ہے۔ کہ "منصور" جسے آپ نے کشفاً دیکھا۔ اس کے متعلق آپ صاف لکھ چکے ہیں۔ کہ

"خدا تعالیٰ کی کسی حکمتِ خفیہ نے میری نظر کو اس کے پہچاننے سے قاصر رکھا۔"

اب اگر اس پہلے کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مولوی محمد علی صاحب بطور منصور آسمان کی طرف دکھائے گئے تھے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ آپ کا مولوی صاحب کو پہچان نہ سکنا ایک ایسا امر ہے۔ جو کسی سلیم العقل کی سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ جناب مولوی صاحب تو ہر وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس رہتے تھے۔ اور آپ ان کی شکل و صورت سے بھی خوب واقف تھے۔ اور اس کشف میں "منصور" سے مخاطب ہو کر حضور نے باتیں بھی کی ہیں۔ پھر کیسے ہو سکتا تھا۔ کہ وہ منصور اگر جناب مولوی محمد علی صاحب ہی ہوتے۔ تو آپ انہیں پہچان نہ سکتے:۔

عدم شناخت کی وجہ

اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ منصور چونکہ حضور کے صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تھے۔ جن کی عمر اس وقت دو اڑھائی سال سے زیادہ نہ ہوگی۔ کیونکہ ازالہ اوہام کا سن طباعت ۱۳۰۸ھ ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سن ولادت ۱۳۰۶ھ ہے) اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ ایسی عمر میں دکھائے گئے۔ جبکہ آپ جماعت احمدیہ کے امام ہونے والے تھے۔ اس لئے اس وقت آپ کی شکل کا پہچان نہ سکنا نہ صرف قرین قیاس ہے۔ بلکہ لازمی امر ہے۔ کیونکہ دو تین سال کے بچہ کی شکل و صورت جوانی کے عالم میں بالکل تبدیل ہو جاتی ہے۔

۲۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے الہامات

اگر غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو آنکھیں کھول کر پڑھیں۔ تو وہ اس منصور کی نہایت آسانی سے شناخت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ۲۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے الہامات اس موضوع پر کافی روشنی ڈال رہے ہیں۔ جو یہ ہیں:-

"فتح نمایاں۔ ہماری فتح"

اس کے بعد دوسرا الہام ہے:-

"صدقت الرؤیاء۔ سچا کیا تو نے خواب کو۔ تیرا الہام ہے انّی مع الافواج اٰتیک بغتۃً" (ملاحظہ ہو البشریٰ)

اس کا یہ ترجمہ لکھا ہے۔ کہ

"میں اپنے فرشتوں کی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤنگا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا۔ کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔"

آگے تشریح میں لکھا ہے:-

"خدا تعالیٰ ہمیشہ انبیاء کی مدد فرشتوں کے ذریعہ کرتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہیں۔ اور حق کی طرف راہ دکھاتے ہیں۔"

اس کے بعد بابو منظور الٰہی صاحب مرتب البشریٰ لکھتے ہیں:-

اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمد نے خواب میں دیکھا کہ حضرت صاحب کو الہام انّی مع الافواج اٰتیک بغتۃً ہوا ہے۔ صبح اٹھ کر ذکر کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بے شک الہام ہوا ہے:۔

یہ الہامات۔ اور ان کے ساتھ کا واقعہ جو اوپر مذکور ہے صاف طور پر اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ الہام "انی مع الافواج اتیک بغتۃ" کا بالضرور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے تعلق ہے۔ تبھی تو آپ کو رویا میں بتایا گیا۔ کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انی مع الافواج آتیک بغتۃ کا الہام ہوا ہے۔ یہ الہام پانچ ہزار فوج والے الہام کی طرف ہی اشارہ کرتا ہے۔ پھر صدقت الرویاء کے الہام میں آپ کو بتایا گیا۔ کہ آپ ایک خاص رویا کی جو آپ کے بیٹے کو ہوگی۔ تصدیق کرینگے۔ فتح نمایاں ہماری فتح کے الہام میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس سے وہ فتح مراد ہے۔ جو ملائکہ کی فوج کے ذریعہ مقرر ہے۔ اور جس فوج کے آنے کا انی مع الافواج آتیک بغتۃ میں وعدہ دیا گیا ہے۔ منصور والے الہام میں پہلے ہی سے اس فوج کی تعداد بتا دی گئی ہے۔ یعنی وہ پانچ ہزار ہوگی۔ افواج کے ساتھ خدا کا آنا ایک استعارہ ہے۔ اور دراصل یہ اس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے۔ جو مصلح موعود کے متعلق ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے الہام میں ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ:۔

"فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا"

فتح نمایاں کا مرکز قادیان ہوگا

پھر فتح نمایاں کے الہام میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ اس فتح کا مقام قادیان ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اشتہار چندہ منارۃ المسیح میں فرماتے ہیں:۔

جس خدا نے منارہ کا حکم دیا ہے۔ اس نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ کہ اسلام کی مُردہ حالت میں اسی جگہ سے زندگی کی رُوح پھونکی جائے گی۔ اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا۔ مگر یہ فتح ان ہتھیاروں کے ساتھ نہیں ہوگی۔ جو انسان بناتے ہیں۔ بلکہ آسمانی حربہ کے ساتھ ہے۔ جس حربے سے فرشتے کام لیتے ہیں۔

خدا تعالےٰ کی عجیب شان

خدا کی عجیب شان ہے۔ کہ اس منارۃ المسیح کی تکمیل جس کا ماحول فتح نمایاں کا میدان ہونے والا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھوں ہی ہوئی۔ پس وُہ فتح جو منصُور کے ذریعہ مقدر ہے۔ وہ ملائکہ کی افواج کے ذریعہ ہونے والی ہے۔ یعنی ان کی ان تحریکات کے ذریعہ ظہور میں آئے گی۔ جو ملائکہ دلوں میں کرکے لوگوں کو حق کی طرف مائل کرینگے۔ کیونکہ یہ ملائکہ اس وقت متعین ہونے والے تھے۔ جبکہ آسمان پر منصور نام رکھنے والا شخص جماعت کا امام ہوگا۔ اس لئے اس کامیابی کا سہرا بھی اس کے سر ہوگا۔

پس ۲۸ اپریل کے الہامات کے جب انہیں منصور والی پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باقی پیشگوئیوں کو سامنے رکھکر دیکھا جائے۔ تو صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہی وہ منصور ہیں۔ جو کشف میں مذکور ہے۔ پھر اس وقت مخالفین کا از سر نو اور اچانک احمدیت پر حملہ کر دینا ادھر سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا مالی اور جانی قربانیوں کیلئے آمادہ ہو جانا صاف اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ ملائکہ کی تحریکات سے ہی ہو رہا ہے۔ ایک طرف یہ ملائکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دل میں احمدیت کی ترقی کی نئی نئی سکیموں کے لئے تحریک کر رہے ہیں۔ تو دوسری طرف لاکھوں احمدیوں کے لئے ان تحریکات کو قبول کرنے اور ان سکیموں پر عمل کرنے کیلئے محرک ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ۲۷ ہزار روپیہ کی تحریک پر جماعت احمدیہ کا ۳۳ ہزار روپیہ فوراً اپنے امام کے قدموں میں ڈال دینا اور ایک لاکھ سے زائد کے وعدے کرنا ان پانچ ہزار سپاہیوں کی تحریک کا ہی نتیجہ ہے۔

یہ خیال کہ منصُور والی پیشگوئی میں زمین کی طرف والے آدمی سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔ ایسا جھوٹا خیال ہے۔ کہ اس کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ کیونکہ وُہ زمینی آدمی جس کا اس کشف میں ذکر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوال کے جواب میں بالکل خاموش ہے۔ اور ایک سپاہی بھی حضور کے مشن کیلئے دینے کو تیار نہیں۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اکناف عالم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تبلیغ پہنچ چکی ہے۔ اور "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤنگا" کا الہام آپ کے ذریعہ پورا ہوا ہے۔ ورنہ غیر مبایعین تو اپنی پالیسی کے ماتحت غیر ممالک میں حضرت مسیح موعودؑ کا نام لینا بھی سمِ قاتل سمجھتے ہیں جضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانہ خلافت میں تو ایک دن بھی ایسا نہیں آیا۔ جبکہ کوئی نیا آدمی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ ہوا ہو۔ انگلینڈ اور امریکہ کے علاوہ براعظم افریقہ میں ہزارہا نفوس آپ ہی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے حلقہ بگوش ہوئے۔ پس کیا یہ خدا تعالیٰ کی کچھ کم تائید و نصرت ہے۔ کہ جسے غیر مبایعین بچہ کہکر رد کر رہے تھے۔ اسی سے خدا تعالیٰ نے ایسا عظیم الشان کام لیا۔ اور اس نے غیر مبایعین کو ایسا نیچا دکھایا کہ جماعت کا اکثر حصہ حق و صداقت پر قائم ہوگیا اور بہت سے چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائینگے" کے الہام کے ماتحت جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے۔ وہ چھوٹے ہو گئے۔

سیاسی جدوجہد کی حقیقت

باقی رہا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنے قومی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد کرنا۔ سو اس حد تک سیاست نہ صرف جائز بلکہ پیش آمدہ حالات کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے۔ جس سیاسی جدوجہد کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا میلان ظاہر کرکے اُسے زمینی انتظامات میں معروف ہونا قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کی حقیقت صرف اسقدر ہے کہ آپ احمدیت کی ترقی کے لئے اس کے عزّ و وقار کے قیام کی راہ میں جو روکیں ڈالی جا رہی ہیں۔ انہیں حکومت کے قانون کے اندر رہ کر دُور کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ اعلائے کلمۃ اللہ میں سہولت اور آسانیاں میسر آجائیں۔ اگر اپنے قومی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد انسان کو زمینی بنا دیتی ہے۔ تو جناب مولوی محمد علی صاحب کو خود اپنے متعلق اور اپنی جماعت کے متعلق بھی تسلیم کر لینا چاہئے۔ کہ وہ سب زمینی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جس حد تک مسلم کانفرنس حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد کرتی ہے۔ اس حد تک جدوجہد آپ اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے اپنے ۸ فروری ۱۹۳۴ء کے خطبہ میں جو ۱۹ فروری ۱۹۳۴ء کے پیغام صلح میں شائع ہوا ہے۔ صاف طور پر جائز قرار دے چکے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا کام خالص مذہبی ہے۔ اگر ہماری کوئی سیاسیات ہیں تو صرف اسی قدر ہیں۔ جو مسلم کانفرنس میں شامل ہو کر پوری ہو سکتی ہیں"

اس حوالہ سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ خالص مذہبی جماعت ہونے کے ادعا کے ساتھ جناب مولوی محمد علی صاحب مسلم کانفرنس میں شامل ہو کر سیاسی جدوجہد کو جائز سمجھتے ہیں اب مسلم کانفرنس کی جدوجہد بھی بالکل آئینی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی جدوجہد بھی بالکل آئینی۔ اگر مسلم کانفرنس کی جدوجہد میں جناب مولوی محمد علی صاحب کی جماعت شامل ہو سکتی ہے اور یہ شمولیت پھر بھی ان کی تحریک کے خالص مذہبی ہونے میں کوئی روک پیدا نہیں کر سکتی۔ اور زمینی جدوجہد قرار نہیں پا سکتی۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اپنے قومی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کے لئے سوال اٹھانا اور وہ بھی قانون کے اندر رہ کر یا حضور کا ایسی سیاسی انجمنوں کی اجازت دینا جو مذہب اور امن عامہ کے راہ میں پیدا ہونیوالی روکوں کو آئین حکومت کے اندر رہ کر دور کرنے میں ساعی ہوں

اور ساتھ ہی شریعت اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روایات کو بہرحال ملحوظ رکھیں۔ کیونکہ زمینی انتظامات میں مصروف ہونا قرار دیا جاسکتا ہے۔ جس سے آپ کا زمینی ہونا لازم آئے۔ خود خلافت کمیٹی کی تحریک کے زمانہ میں مولوی محمد علی صاحب اور انکی جماعت سلطان ٹرکی کی خلافت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے خلاف خلافت منصوصہ موعودہ قرار دے کر سیاسیات میں حصہ لے چکی ہے۔ اگر یہ سب کچھ جائز تھا۔ اور آپ کے کام کے خالص مذہبی ہونے کے خلاف نہ تھا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا صرف اپنے قومی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد کرنا اور وہ بھی قانون حکومت کے اندر رہ کر کیسے انہیں زمینی انسان قرار دے سکتا ہے۔

سیاسی جدوجہد کا الہام الٰہی میں ذکر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سیاسی جدوجہد کو دیکھ کر آپ کو زمین کی طرف والا آدمی قرار دینے والے آنکھیں کھول کر دیکھیں۔ کہ خدا کا الہام نہ صرف یہ کہ انہیں آسمانی انسان قرار دیتا ہے۔ بلکہ ان کے لئے سیاسی جدوجہد جائز قرار دیتا ہے۔ دیکھو اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء

فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً

الہام بالا میں نہ صرف آپ کو آسمانی قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ آپ کے کاموں میں ایسی سیاسی جدوجہد بھی رکھی گئی ہے۔ جو آپکو اسیروں کی رستگاری کا مصداق ثابت کرے۔ اور ان اسیروں میں وہ سب لوگ شامل ہیں جو سیاسی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ پس ایسے انسان کو جو جلال الٰہی کا مظہر ہے۔ زمینی قرار دینا صرف ایسے لوگوں کا ہی کام ہو سکتا ہے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر کوئی یقین نہ ہو۔

منصور والے کشف کی ایک اور تعبیر

اللہ تعالےٰ کے انبیاء کے بعض کشوف والہامات ذوالمعارف وذوالمعانی ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات ایک ہی الہام یا کشف کئی واقعات کی طرف مشیر ہوتا ہے۔ پس اگر غیر مبایعین ہماری اوپر والی تعبیر جو ایک نص قرآنی کو ملحوظ رکھ کر تحریر کی گئی ہے پسند نہ آئے۔ اور وہ کشف مذکور میں مکان سے مراد سلسلہ احمدیہ اور زمین کی طرف والے اور آسمان کی طرف والے آدمیوں سے مراد سلسلہ احمدیہ کے نمائندگان اور پانچ ہزار سپاہیوں سے مراد ملائکہ کی بجائے جماعت کے افراد لینے پر مصر ہوں۔ تو پھر یاد رکھیں۔ کہ اس کشف میں زمین والے آدمی سے مراد جناب مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ جو سلسلہ احمدیہ کی خصوصیات کو نہ صرف بہت حد تک چھوڑ چکے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کو جو تمام عالم کے لئے تھی۔ محض ہندوستان تک محدود رکھنے کی پالیسی کو اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور آپ کے وجود کو اور آپ کے تازہ نشانات کو جنہیں ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کے زمانہ میں زندہ ایمان پیدا کرنے کا موجب لکھا کرتے تھے اور جو تریاق اور آب حیات کا حکم رکھتے ہیں۔ نہ صرف باہر کی دنیا کو ان سے محروم رکھنے کے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ بلکہ ان کی تبلیغ کو سم قاتل قرار دے رہے ہیں۔ ہندوستان میں جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کی جماعت کی جو کچھ تبلیغ ہے اس کی حقیقت بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ غیر مبایعین جن کے سردار ہونے کا جناب مولوی محمد علی صاحب کو فخر حاصل ہے غیر احمدیوں سے ڈر کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا نام تک نہیں لیتے۔ بلکہ جب کوئی انہیں پوچھتا ہے۔ کہ کیا مرزا صاحب نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ تو اس شخص کی طرح کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی نبوت کا انکار کرنے پر سخت زجر و توبیخ کی تھی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بعد خلافت کو ضروری قرار دے چکے ہیں۔ اور بشیر ثانی کو جو اس وقت ہمارے امام ہیں۔ جماعت کا امام اور خلیفہ قرار دے چکے ہیں۔ مگر یہ لوگ حضرت مولانا مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کو چھ سال تک خلیفۃ المسیح مان کر اور آپ کی خلافت کو مطابق الوصیت تسلیم کر کے بشیر ثانی کی خلافت کے وقت حسد کی آگ میں جل بھن کر نہ صرف اس مبارک موعود کی خلافت سے منکر ہو چکے ہیں۔ بلکہ سرے سے خلافت کا ہی انکار کر دیا ہے۔ ابتدائے اختلاف میں تو انہیں کچھ جرأت تھی۔ اس لئے منکرین مسیح موعود کو فاسق قرار دیتے تھے۔ جیسا کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے النبوۃ فی الاسلام میں حضرت مسیح موعود کو مجدد قرار دے کر مجددین کے منکرین کو فاسق لکھا ہے۔ مگر اب جبکہ بزدلی پورے طور پر جلوہ نما ہوگئی ہے۔ النبوۃ فی الاسلام سے یہ عبارت بھی کاٹ دی ہے۔ شروع میں یہ تسلیم کرتے تھے۔ حضرت مرزا صاحب کو کافر قرار دینے والا اور آپکی تکذیب کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لیکن اب کہتے ہیں دائرہ اسلام سے خارج نہیں۔ گزشتہ سال لائلپور میں مولوی محمد علی صاحب نے اپنی ایک تقریر میں بیان کیا۔ ہم لوگ ہندوستان میں جو اچھوت اقوام میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ وہ بھی احمدیت کی تبلیغ نہیں۔ بلکہ کئی ایسے لوگ جنہیں ہم نے مسلمان کیا ہے حنفی لے گئے ہیں۔ کئی لوگوں کو شیعہ اپنی طرف کھینچ کر لے گئے ہیں۔ اور کئی اسی حالت میں پڑے ہیں۔ لیکن ہم انہیں احمدی نہیں بناتے۔ پس یہ ہے ان لوگوں کی تبلیغ احمدیت۔ اب کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے ہی مداہنت پسند سپاہیوں کی ضرورت تھی۔ اگر ایسے ہی سپاہیوں کی ضرورت ہوتی۔ تو ڈاکٹر عبدالحکیم خان کو جماعت سے کیوں خارج کرتے۔ آخر وہ حضرت مسیح موعود کو ماننے کا مدعی تھا۔ صرف اسی قسم کی باتیں کہتا تھا۔ جو آجکل غیر مبایعین کہہ رہے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے جماعت سے خارج کر دیا۔ پس اس کشف میں زمین کی طرف والے آدمی سے مراد جناب مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ اور دوسری لاکھ سپاہیوں کے مطالبہ کے جواب میں بالکل خاموش ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح مشن کی تبلیغ کے لئے وہ ایک آدمی بھی دینے کو تیار نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے ایک دوسرے کشف میں جسکا ذکر جناب مولوی محمد علی صاحب خود اپنے مضمون میں بھی کر چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جناب مولوی محمد علی صاحب ان الفاظ میں اس طرح دکھائے گئے کہ آپ نے انہیں کہا "آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔" گویا اس کشف کے ذریعہ سابقہ حالت کے ذکر میں اللہ تعالےٰ نے آپ پر جناب مولوی محمد علی صاحب کی آئندہ کی حالت بھی کھول کر بتا دی۔ دوسری طرف بالمقابل آسمان کی طرف والی ہستی جو کشف میں دکھائی گئی ہے۔ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ جو اس وقت جماعت احمدیہ کے امام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی ہیں۔ اور پانچ ہزار کی فوج سے مراد انصار اللہ کی جماعت ہے۔ جس کی بنیاد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کے زمانہ میں رکھی تھی۔ اس جماعت نے اس وقت ان تمام ریشہ دوانیوں کا استیصال کیا۔ جو منکرین خلافت ثانیہ خلافت اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کے خلاف اختیار کر رہی تھیں۔ جبکہ اظہار الحق نامی ٹریکٹوں کے ذریعہ اس سازش کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ جو منکرین خلافت اندر ہی اندر کر رہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ اول کے ارشاد کے ماتحت اس مجلس انصار اللہ کو یہ توفیق دی۔ کہ اس شریرانہ پروپیگنڈا کا مقابلہ کریں۔ چنانچہ انصار اللہ کی طرف سے اس کے جواب میں جو ٹریکٹ لکھے گئے۔ اس نے مخالف پروپیگنڈا کو خاک میں ملا دیا۔ اور منکرین خلافت اپنے مقصد میں خائب و خاسر رہے۔ یہی مجلس انصار اللہ جس کے واجب الاطاعت سردار وہ توفیق یافتہ شخص ہیں۔ جنہوں نے منکرین خلافت کے زہریلے پروپیگنڈا کا استیصال کیا۔ اب بھی خدمت دین میں سرگرم ہیں۔

خدمت دین کیلئے زندگی وقف کرنیوالے بھی خدا کے سپاہی ہیں

علاوہ ازیں وہ لوگ بھی جو تحریک جدید پر جدید سکیم کے ماتحت تبلیغ کے لئے اپنے آپکو وقف کر رہے ہیں انصار اللہ کے ممبروں کے علاوہ اس کشف کے سپاہیوں میں شامل ہیں۔ جن کے منصور سردار کی طرف سے دیئے جانے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وعدہ دیا گیا تھا۔ پس پانچ ہزار سپاہیوں سے مراد اگر پہلی تعبیر کے ماتحت ملائکہ کی فوج نہ ہو۔ تو پھر مجلس انصار اللہ کے ممبر اور تحریک جدید کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے والے مبلغ مراد ہیں۔ جو ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم کی آیت کے ماتحت انصار اللہ بن کر منصور ہو رہے ہیں۔ اور ان کے سردار حضرت امام

گوشوارہ کارگزاری جماعتہائے انصار اللہ بابت ماہ فروری ۳۵ئہ

نام جماعت	حلقہ تبلیغ	تعداد انصار اللہ	اجتماع تعلیمی	تبلیغ انفرادی	اشتہارات و پمفلٹ	پبلک جلسے یا مناظرے	وفود تعداد	زیر تبلیغ تعداد	نومبایعین
پھیروچیچی	گورداسپور	۳۳	۲	۱۰۰	۳	×	×	۷	×
شاہ پور	"	×	۱	۲۰	×	×	×	۲	×
سارچور	"	۵	×	۴	×	×	×	۹	×
چک ۱۱۶ جنوبی	سرگودہا	۶	۲	×	×	×	×	۱	×
کالا گجراں	جہلم	۸	×	۸۰	×	×	×	×	×
چانگریاں	سیالکوٹ	۲۰	۴	×	×	×	×	۵	۶
ڈیرہ غازیخاں	ڈیرہ غازیخاں	۱۲	۱	۵۷	۴۲۵	×	۱	۳	×
احمدی پور	جہلم	۹	۲	۴۳	۲۳	۱	×	۳	×
شاہدرہ	شیخوپورہ	۶	۲	۲۲	×	×	۲	۵	×
کھیوے والی	گوجرانوالہ	۳	۲	۴	×	۱	×	۵	×
گنج	لاہور	۱۹	×	×	×	۲	×	×	×
باڈہ	سندھ	۱۵	۱	۷۶	۱۰	۱	×	۷	×
ہانگٹ سہاوا	گوجرانوالہ	۷	۴	۱۵	×	۱	×	×	×
بقاپور	"	۳	×	۲۹	×	۱	×	۱	×
تلونڈی کھجوروالی	"	۴	×	۹۵	×	۱	×	×	×
بہے	"	۱۰	×	۱۰۰	×	×	×	۲	۱
ترگڑی	"	۲۰	×	۲۵۰	×	۱	×	۳	×
سکندرآباد	دکن	تبلیغ انفرادی طور پر بذریعہ کتب کی گئی۔ کئی کتابیں فروخت کی گئیں۔ اور مفت بھی دی گئیں۔							
ادرحمہ	سرگودہا	۱۵	۱	۱۵	×	۱	۴	۵	×
ماہل پور	ہوشیارپور	۳	×	۱۴۲	۲۹	×	×	۳	×
پیرکوٹ	گوجرانوالہ	۵	×	۱۸	×	×	۱	۸	×
حافظ آباد	"	۱۲	۳	×	۱۰۰	۱	۲	۵	×
بیری	گورداسپور	۲۲	۴	۳	۴	×	۴	۷	×
پنڈی بھٹیاں	گوجرانوالہ	۵	×	۴۵	۱۱	×	×	۳	۱
کوٹلی	میرپور	۱۱	۲	۲۵	×	×	×	۳	×
چہارکوٹ	جموں ریاست	۱۷	×	۲۰۰	۹۵	×	×	۱۳	×
سنور	پٹیالہ	۱۴	×	۱۹۳	×	۱	×	۴	×
بوتالہ	شاہ پور	۱	×	۲۱	۲۱	×	×	۲	×
بھومال وڈالہ	امرتسر	۴	۱	۱۰۰	×	×	۱	۲	×
مانسہ	پٹیالہ ڈسٹرکٹ	۳	×	۱۲	۳	×	×	۱	×
پٹیالہ	"	۶	۴	×	۲	×	×	۱	×
پائل	"	۴	×	۸۲	×	۱	×	۴	×
فیروزپور	فیروزپور	۷	۱	۸	۴۵۰	×	×	×	×
حلقہ مسجد اقصیٰ	قادیان	۵۰	۲	۳۲	×	×	×	۳	×
اکھنور	جموں	۵	×	۴	×	×	۱	۱	×
انبالہ شہر	انبالہ	۱۰	۲	۳۶	×	×	×	×	×
عزیز پور ڈگری	سیالکوٹ	۵	×	۷۰	۳	×	×	۷	×
کلیان پور	لائل پور	۷	۴	۲۹	۱۷۰	۲	۲	۲	×
محمود آباد فارم	نواب شاہ سندھ	۱۲	۲	۱۴۸	۶	×	۵	×	×
برہمن بڑیہ	ٹپرا	۹	×	×	۱۲۵	×	×	۱	۲
چک ۳۱۲ ج۔ب	لائل پور	۱۰	۲	۶۲	×	×	×	۷	×
جہلم	جہلم	۱۴	۳	۱۳	۲۵۰	×	۳	۳	×
گھٹیالیاں	سیالکوٹ	۳۰	۱	۱۴۵	۱۵	×	×	۳	۱
کلوتہ	ہوشیارپور	۳	۳	۱۶	۵	×	۴	۶	×
آبنہ	شیخوپورہ	۱۳	۱	۳۱	×	۱	×	۴	×
صالح نگر	آگرہ	۱۱	۱	۵۰	×	۱	×	×	۲
نیلہ گنبد	لاہور	۶	×	۳۰	۳	×	×	×	۱
مزنگ	"	۱۰	×	۲۴	×	۲۱	×	×	×
اٹھوال	گورداسپور	۲۰	۴	۵۰	۸	×	×	۸	×
تہال	گجرات	۷	۲	۱۱	۱۵	×	۵	۲	×
کریام	جالندھر	۲۰	۱	۱۰	۲۰	×	×	۳	×
سڑوعہ	ہوشیارپور	۴۰	۴	۱۱۴۰	×	×	۳	۵	۲
سرگودہا	شاہ پور	۱۷	۳	۳۳	۵۵	×	×	۶	×
لائل پور	لائل پور	۲۰	۳	۱۲۶	×	×	×	×	۲
چوہدری والہ چک ۱۰۸	لائل پور	۴	۲	۱۹۰	×	۱	۶	۶	۴
ملن	فیروزپور	۴	×	×	×	×	×	۳	×
چک ۲۷ الف	سندھ	۴	۴	۲۰	۲۰	×	×	۵	×
سارچور پاروال	گورداسپور	۵	×	۲	×	×	×	۱۲	×
موسیٰ والہ	سیالکوٹ	۸	×	۲۰	×	۱	۱	۲	×
ڈسکہ	"	۱۶	۱	۲۲۳	۲۵	×	×	۲	×
دہرم کوٹ بگہ	گورداسپور	۱۳	×	۴	۱	×	×	۲	×
پاک پٹن	منٹگمری	۶	۴	×	×	×	×	۴	×
کاٹھ گڑھ	ہوشیارپور	۱۹	۱	۴۵	×	۱	۳	۶	×
سیالکوٹ	سیالکوٹ	۷۲	۲	×	۱۲۲۵	×	۱	۱	۱
موہلنکے	گوجرانوالہ	×	×	۵	۵۰	×	×	۳	×
سیکھواں	گورداسپور	۹	۴	×	×	×	۱	۲	×
نگوئی	برما		۳	۲	۵	×	×	×	×

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

دو تبلیغی ٹریکٹ

جماعت احمدیہ پشاور نے حال میں دو تبلیغی ٹریکٹ "حقیقت ختم نبوت" اور معیار صداقت شائع کئے ہیں۔ جو بہت مفید اور مؤثر ہیں۔ سرگرمی سے تبلیغ احمدیت کرنے والی جماعتیں محصول ڈاک بھیجکر حسب ذیل پتہ سے منگالیں۔ قاضی محمد یوسف صاحب مسجد احمدیہ محلہ گلبادشاہ۔ پشاور

مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ اور کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء (پنجاب ایکٹ ۳ بابت ۱۹۳۲ء)

جماعت احمدیہ کو تنگ کرنے کیلئے قانون کی مٹی پلید کی جا رہی ہے

حکام بالا اور ممبران کونسل و اسمبلی سے اپیل

حکام ضلع گورداسپور اور جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ کو اس کے مرکز میں پریشان کرنے۔ جائز حقوق سے محروم رکھنے اور مبتلائے تکالیف کرنے کے لئے حکام ضلع گورداسپور ان دنوں جو کارروائیاں کر رہے ہیں۔ اور لاء اینڈ آرڈر کی مٹی جس طرح یہاں پلید ہو رہی ہے اس کی ایک تازہ مثال ہم انصاف پسند اصحاب کے سامنے اس لئے رکھتے ہیں۔ کہ تا وہ دیکھ سکیں۔ اس زمانہ میں بھی اس قسم کے افسر موجود ہیں۔ جو محض اپنے بغض و کینہ اور عداوت کے جذبات کی سیری کے لئے نہایت دیدہ دلیری اور جرات سے قانون کو موم کی ناک سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ اور جس طرف چاہیں اسے بلا دھڑک موڑ لیتے ہیں۔

بہت سے لوگ بالخصوص اخبار بین حضرات اس امر سے بخوبی واقف ہوں گے۔ کہ ۱۹۳۲ء میں جب باغیانہ تحریکیں ہندوستان میں زوروں پر تھیں۔ اور کثرت کے ساتھ دہشت انگیزی کی جا رہی تھی تو حکومت نے ایسی فساد انگیز تحریکوں کے مقابلہ کے لئے موجودالوقت قانون کو ناکافی سمجھ کر ایک ایکٹ پاس کیا تھا جسے کریمنل لاء ایمنڈمنٹ ایکٹ آف ۱۹۳۲ء کہا جاتا ہے۔ اور آج اس ایکٹ سے پہلے ہر شخص یہ لکھا ہوا دیکھ سکتا ہے۔ کہ یہ باغیانہ تحریکوں کا مقابلہ کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے

ایکٹ بنانے کی وجہ

یاد تازہ کرنے کے لئے ہم اس نوٹ کا ترجمہ یہاں درج کرتے ہیں جس سے کھلے طور پر واضح ہو جائے گا۔ کہ اس ایکٹ کے پاس کرنے سے مقصد کیا تھا۔ اور پنجاب کونسل کے ممبران نے کس بناء پر ایسے ایکٹ کے پاس کرنے کے متعلق رائے دی تھی۔ یہ نوٹ حسب ذیل ہے۔

"سپیشل پاور آرڈی نینس سول نافرمانی کی یورش روکتھام کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ یہ آرڈی نینس ۲۹ دسمبر ۱۹۳۲ء کو ختم ہو جاتا ہے۔ اس آرڈی نینس نے گورنمنٹ کو سول نافرمانی کی روک تھام کرنے کے قابل بنا دیا تھا۔ لیکن سول نافرمانی اس وقت تک جاری ہے۔ اور اگر اس انتظام میں کوئی نرمی کی گئی۔ تو خطرہ ہے۔ کہ یہ باغیانہ تحریک دوبارہ زندہ ہو جائیگی۔ اور اس کے علاوہ اور نوعیت کی باغیانہ تحریکات پھیل جائیں گی۔ اور خطرہ ہے۔ کہ یہ ملک کے لوگوں کے لئے نقصان اور خطرہ کا موجب بن جائیں"

مندرجہ بالا عبارت سے ایک معمولی عقل کے آدمی پر بھی یہ واضح ہو جائیگا۔ کہ اس ایکٹ کو جاری کرنے کی ضرورت حکومت کو کیوں پیش آئی تھی۔ اور ممبران کونسل جنہوں نے یہ ایکٹ پاس کیا۔ کیا سمجھ کر پاس کیا تھا۔ لیکن اس ایکٹ کو اب حکومت کے بعض افراد جا و بے جا ہر جگہ استعمال کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔

مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کی احمدی بچوں کے خلاف کارروائی

حال میں علاقہ مجسٹریٹ بٹالہ نے اس ایکٹ کی دفعہ ۶ کے ماتحت ضروری خیال کیا۔ کہ بچوں کی ایک مذہبی انجمن میں دخل در معقولات دیں۔

قادیان جماعت احمدیہ کا مذہبی اور تعلیمی مرکز ہے۔ اس لئے احمدیوں کی مختلف سوسائٹیاں یہاں قائم ہیں۔ جو اپنے تبلیغی فرائض سے کماحقہٗ عہدہ برآ ہونے کے لئے مشق اور تیاری کرتی رہتی ہیں۔ ان میں سے کئی ایک انجمنیں بچوں کی بھی ہیں بچوں کی ان انجمنوں میں سے ایک محلہ دارالرحمت کے اطفال کی انجمن "حزب اللہ" نے ۲ اپریل کو اپنے ممبروں کا اجتماع حسب دستور سابق ایک پرائیویٹ مکان میں کیا۔ جس کی غرض پہلے گزشتہ جلسوں کی طرح ممبروں کو تقریروں کی مشق کرانا تھی۔ اتفاق سے چوہدری حسین علی صاحب مجسٹریٹ علاقہ جو بہت ہی روشن ضمیر واقع ہوئے ہیں۔ اس لئے بہت بے چین ہوئے۔ کہ کسی طرح ان بچوں کی انجمن میں پولیس گھس کر رپورٹ حاصل کرے کیونکہ ان کی رائے عالی میں حکومت کے لئے سب سے بڑا خطرہ یہ بچے ہی ہو سکتے تھے۔ گویا اگر یہ اپنے مذہب اسلام کی خوبیوں پر تقریر کرنا سیکھ گئے۔ تو بڑے ہو کر ضرور حکومت کے خلاف تقریریں کرینگے۔ اس لئے آپ نے ضروری خیال کیا۔ کہ ایسا طریق اختیار کیا جائے۔ کہ ان کی تقریریں بند کر دی جائیں۔

ادھر یہ معصوم بچے اپنے میں سے ایک کے گھر میں اس لئے جمع ہو رہے تھے۔ کہ اپنے ہمجولیوں میں تقریریں کریں۔ اور ادھر فرض شناس پولیس کے باوردی اور بے وردی افسروں اور سپاہیوں کی ایک زبردست جمعیت نواحی دیہات کے نمبرداروں ذیلداروں اور پٹواریوں کو ساتھ لے کر وہاں یہ دیکھنے کے لئے آن دھمکی۔ کہ مرکزی جماعت احمدیہ کے بچے کس طرح حکومت برطانیہ کا تختہ الٹنے کا پروگرام تجویز کرتے ہیں ان سے بچوں نے دست بستہ عرض کیا۔ کہ یہ ہمارا پرائیویٹ جلسہ ہے۔ جس میں بغیر ممبروں کے اور کوئی نہیں آ سکتا۔ ہم یہ جلسہ پرائیویٹ مکان میں کر رہے ہیں۔ آپ یہاں تشریف نہ لائیں کیونکہ بڑی عمر کے آدمیوں کی موجودگی میں حجاب کی وجہ سے ہمارے ممبر تقریریں نہ کر سکیں گے۔ نیز یہ ایک خالص مذہبی میٹنگ ہے۔ اس میں آپ کو دخل دینے کی ضرورت بھی نہیں۔ مگر افسران پولیس نے فوراً علاقہ مجسٹریٹ صاحب کا ایک حکم پیش کر دیا۔ جو زیر دفعہ ۶ کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ جاری کیا گیا تھا۔ قانون سے ذرا بھی مس رکھنے والے لوگ یہ معلوم کر کے حیران رہ جائیں گے۔ کہ ان چھوٹے بچوں کی مذہبی تقریروں پر یہ کڑی پابندی اس کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ آف ۱۹۳۲ء کے ماتحت عائد کی گئی۔ جسے مجلس وضع قوانین کے ممبروں نے باغیانہ تحریکات کے انسداد کے لئے وضع کیا تھا۔

بچوں نے کیا کیا۔

ان لوگوں کے اس طرح ایک مکان میں گھس جانے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بچے سہم گئے۔ وہ بیچارے حیران تھے۔ کہ ہم تو دینی تقریروں کی مشق کے لئے الگ اس لئے جمع ہوئے تھے۔ کہ آزادی سے بولنا سیکھ سکیں۔ مگر آج پولیس فورس ہمارے سر پر کھڑی ہے۔ اس حالت میں تقریریں تو انہوں نے

کیا کرنی تھیں۔ محو حیرت بیٹھے رہے۔ کہ یہ لوگ یہاں آئے کیا کرنے ہیں۔ سیکرٹری حزب اللہ نے اس خیال سے کہ اب ہماری مشق کی تو کوئی صورت نہیں رہی۔ بعض بڑی عمر کے لوگوں کو جو اُن کی اس تحریک سے ہمدردی رکھتے تھے۔ بلا کر تقریریں کرائیں۔ یہ تقاریر خالص مذہبی تقریریں تھیں مگر ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ پولیس کے رپورٹروں نے ان کا کیا مطلب سمجھا۔ اور اپنے افسروں کو کیا ڈائری دی

حکومت کے غدار افسروں کی کارروائیاں

غرضیکہ یہ حالات ہیں۔ جن میں سے ہم گزر رہے ہیں جماعت احمدیہ کے مذہبی مرکز میں قانون کو جس بے دردی اور بے پروائی سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی ایک مثال تو وہ آرڈر ہے جس کے ماتحت ہم کامل دو ماہ تک اپنے جائز حقوق سے محروم رکھے گئے۔ اور جسے پنجاب ہائیکورٹ غلط اور ناجائز قرار دے چکی ہے۔ اور دوسری مثال یہ حکم ہے جو مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ نے انجمن اطفال کے جلسہ کی کارروائی کے متعلق دیا ہم سمجھتے ہیں۔ ان دنوں ہمارے خلاف مخالفت کا جو زبردست طوفان اٹھا ہوا ہے۔ اس میں شدت پیدا کرنے اور اسے تقویت دینے کے لئے حکومت کے بعض غدار اور نمک حرام افسر اس قسم کی ناجائز کارروائیاں اور سختیاں اپنے اختیارات کا غلط استعمال کر کے کر رہے ہیں۔ تا حکومت کے وقار کو نقصان پہنچے۔ اور اس کے ساتھ وفاداری کرنے والے لوگوں میں اس کے خلاف بے چینی اور بد اعتمادی پیدا ہو۔

مجسٹریٹ علاقہ کا کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ سے تجاوز

اس جگہ ہم یہ بتا دینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ ایک خالص مذہبی مجلس میں گھسنے کے لئے کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کا استعمال جتنی معقولیت اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ تو ہر عقلمند اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ لیکن مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے اپنے اختیارات میں اس ایکٹ سے بھی بڑھ کر کام کیا ہے۔ اور وہ کام کیا ہے۔ جس کا یہ دہشت انگیزی کو روکنے والا ایکٹ بھی اختیار نہیں دیتا۔ جس دفعہ کے ماتحت پولیس کو بچوں کے جلسہ میں جانے کا اختیار دیا گیا ہے وہ یہ ہے "ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا کوئی فسٹ کلاس مجسٹریٹ جس کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنی نیابت میں ایسا اختیار دیا ہو۔ اپنے تحریری حکم سے ایک یا ایک سے زائد پولیس افسروں کو (بشرطیکہ اس کا عہدہ ہیڈ کنسٹیبل سے کم نہ ہو) یا دوسرے لوگوں کو کسی پبلک میٹنگ میں اس میٹنگ کی رپورٹ حاصل کرنے کے لئے شامل ہونے کا اختیار دے سکتا ہے۔ اور ایسے حکم کے ذریعہ ایسے اشخاص کو اجازت دے سکتا ہے۔ کہ وہ پولیس افسروں کو برائے حفاظت ساتھ لے جائیں" اس سیکشن سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) مجسٹریٹ ضلع یا اس کا قائمقام کسی پبلک میٹنگ میں جانے کی اجازت دے سکتا ہے

(۲) یہ اجازت رپورٹ حاصل کرنے کی غرض سے دی جا سکتی ہے۔

(۳) اگر اس اجازت کے ماتحت کوئی پولیس کا افسر بھجوایا جائے تو وہ ہیڈ کنسٹیبل یا اس کے اوپر کے درجہ کا ہو سکتا ہے۔

(۴) پولیس کے علاوہ کوئی اور شخص بھی بغرض حصول رپورٹ بھجوایا جا سکتا ہے۔

(۵) ایسے رپورٹر اگر مجسٹریٹ کے تحریری حکم میں موجود ہو تو بغرض حفاظت اپنے ساتھ پولیس افسر لے جا سکتے ہیں۔

ان پانچ باتوں کے علاوہ یہ سیکشن مجسٹریٹ کو کسی اور بات کی اجازت نہیں دیتا۔

اب ہم مجسٹریٹ صاحب درجہ اول کا حکم نقل کرتے ہیں۔ جس سے قارئین کرام پر واضح ہو جائے گا۔ کہ مجسٹریٹ صاحب نے نہ صرف ایک مذہبی میٹنگ پر کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کی دفعہ لگا کر انصاف اور حق کا خون کیا ہے۔ بلکہ نشۂ حکومت میں اس سے بھی تجاوز کیا ہے۔ مجسٹریٹ صاحب کا حکم یہ ہے کہ "میں خانصاحب چودہری حسین علی مجسٹریٹ درجہ اول بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ جسے زیر دفعہ سات کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء مجسٹریٹ ضلع گورداسپور نے مورخہ ۲۵-۳-۲ کو ایسے احکام حسب ضرورت جاری کرنے کا اختیار دیا ہے۔ ہیڈ کنسٹیبل محمد شریف اور فٹ کنسٹیبل فیروز دین کو بطور رپورٹر دو یا تین گواہوں سمیت مجلس حزب اللہ کی اس میٹنگ میں جو آج غالباً محلہ دارالرحمت کے کسی گھر میں ہوگی۔ کارروائی کی رپورٹ دینے کے لئے شامل ہونے کا اختیار دیتا ہوں۔ نیز ان مقرر کردہ اشخاص کو یہ بھی اختیار دیتا ہوں۔ کہ اگر ضرورت ہو تو پولیس افسروں کو بطور محافظ اپنے ساتھ لے جائیں"۔

اس حکم سے مندرجہ ذیل باتیں کھلے طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔

(۱) مجسٹریٹ صاحب کو علم تھا کہ میٹنگ پرائیویٹ ہے کیونکہ انہوں نے حکم میں اس بات کا علم ہونا ظاہر کیا ہے۔ کہ میٹنگ کسی گھر میں ہوگی۔

(۲) مجسٹریٹ صاحب نے فٹ کنسٹیبل فیروز دین کو بھی بطور رپورٹر مقرر کیا۔

(۳) اختیار دیا کہ یہ رپورٹر دو یا تین گواہ ساتھ لے جائیں۔

(۴) یہ گواہ پولیس افسروں کو بغرض حفاظت لے جائیں۔

مجسٹریٹ علاقہ کی زیادتیاں

(۱) علاقہ مجسٹریٹ نے اپنے اس حکم میں ہر قدم پر حد قانون سے تجاوز کیا ہے۔ سیکشن سات صرف پبلک میٹنگ میں جانے کا اختیار دیتا ہے۔ مگر مجسٹریٹ صاحب نے یہ جانتے ہوئے کہ یہ ایک پرائیویٹ میٹنگ ہے۔ اس میں پولیس کے آدمی زبردستی داخل کئے۔

(۲) اگر رپورٹر پولیس فورس کا ہو تو ہیڈ کنسٹیبل یا اس کے اوپر کے درجہ کا افسر ہونا چاہیئے۔ مگر مجسٹریٹ صاحب نے ایک فٹ کنسٹیبل کو بحیثیت رپورٹر داخل ہونے کا اختیار دیا۔

(۳) اس سیکشن کے منشا کے ماتحت پولیس کے علاوہ کوئی اور شخص بھی رپورٹر مقرر ہو سکتا ہے۔ مگر بطور گواہ کے کسی شخص کو داخل کرنا اس سیکشن کے ماتحت ہرگز جائز نہیں۔ مگر مجسٹریٹ صاحب نے رپورٹ کرنے کی غرض سے نہیں۔ بلکہ بطور گواہ زائد آدمی زبردستی داخل کئے

(۴) مجسٹریٹ کو قانون کے ماتحت اختیار ہے۔ کہ وہ کسی شخص کو تحریری اجازت دے کر کسی پبلک جلسہ میں جانے کا اختیار دے۔ لیکن قانون اس بات کی اجازت مجسٹریٹ صاحب کو نہیں دیتا۔ کہ کسی میٹنگ میں داخل کرنے کا اختیار وہ پولیس کنسٹیبلوں کے سپرد کر دیا کرے۔ مگر مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ نے اپنے اس حکم میں یہ بات پولیس کنسٹیبل کے سپرد کر دی ہے۔ کہ وہ جو گواہ چاہیں اپنی مرضی سے لے جائیں علاوہ اس کے کہ گواہ لے جانے کا قانون میں کوئی ذکر نہیں۔ مجسٹریٹ صاحب ایسے شخصوں کو خود مقرر نہیں کرتے بلکہ پولیس کنسٹیبلوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ کہ وہ ایسے آدمیوں کا انتخاب کر کے اپنے ساتھ لے جائیں۔ گو قانون کے ماتحت خود علاقہ مجسٹریٹ تو اس وقت تک اس سیکشن کے ماتحت احکام جاری کرنے کے مجاز نہیں۔ جب تک کہ وہ ڈپٹی کمشنر ضلع سے اس کا حکم حاصل نہ کر لیں۔ لیکن جب ایک دفعہ ان کو یہ اختیار مل جائے۔ تو پھر وہ اپنے اختیارات میں مجسٹریٹ ضلع سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ کیونکہ مجسٹریٹ ضلع تو صرف اپنے اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول کو ہی دے سکتا ہے مگر علاقہ مجسٹریٹ صاحب کسی شخص کو میٹنگ میں داخل کرنے کا اختیار ایک کنسٹیبل کے سپرد بھی کر سکتے ہیں۔ یہ ہے مجسٹریٹ صاحب کی کارروائی کہ باغیانہ تحریکوں کو دبانے کے لئے جو قانون بنتا ہے۔ اسکو بچوں کی خالص مذہبی تربیت کی انجمن پر جاری کرتے ہیں۔ اور جاری کرتے ہوئے یہ نہیں دیکھتے کہ یہ سیکشن یہاں بھی عائد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ پھر خلاف صریح ہدایت کے ایک فٹ کنسٹیبل کو رپورٹر مقرر کیا جاتا اور زائد لوگوں کو قانون کے منشا کے خلاف بطور گواہ داخل کیا جاتا ہے۔

مجسٹریٹ کو زائد از قانون اختیارات کس نے دیئے

مجسٹریٹ صاحب نے اپنے حکم میں اس بات کا تو ذکر کیا ہے کہ ان کو یہ اختیارات مجسٹریٹ ضلع نے سپرد کئے تھے۔ اور ہم یہ تو سمجھ سکتے ہیں۔ کہ وہ اختیارات جو سیکشن سات مجسٹریٹ ضلع کو دیتا ہے

جلسہ سالانہ سنہ ۳۴ء پر بیعت کرنیوالوں کی فہرست

نمبر	نام	مقام
۷۸۰	الٰہی صاحب	ضلع ہوشیارپور
۷۸۱	ابراہیم صاحب	" سیالکوٹ
۷۸۲	سید محمد یوسف شاہ صاحب	کشمیر
۷۸۳	چوہدری حاکم علی صاحب	ضلع گورداسپور
۷۸۴	شیر محمد صاحب	" "
۷۸۵	شیر محمد صاحب	" ہوشیارپور
۷۸۶	محمودہ بیگم صاحبہ	امرتسر
۷۸۷	فتح محمد خان صاحب	ضلع امرتسر
۷۸۸	محمد یوسف صاحب	جموں
۷۸۹	محمد مصر علی صاحب	ڈبجونگر
۷۹۰	غلام محمد صاحب	مڈہانجی
۷۹۱	محمد مصطفیٰ صاحب	ٹپارہ بنگال
۷۹۲	محمد طالب خان صاحب	جھنگ مگھیانہ
۷۹۳	لعل خان صاحب	ضلع گورداسپور
۷۹۴	خورشید احمد صاحب	راولپنڈی
۷۹۵	اللہ جوائی صاحبہ	ضلع گوجرانوالہ
۷۹۶	فتح دین صاحب	" سیالکوٹ
۷۹۷	فقیر محمد صاحب	" "
۷۹۸	محمد ہاشم صاحب	تھرپارکر سندھ
۷۹۹	لعل محمد صاحب	" "
۸۰۰	محمد عالم صاحب	" "
۸۰۱	حسین بی بی صاحبہ	ضلع گوجرانوالہ
۸۰۲	فضل بیگم صاحبہ	" "
۸۰۳	نواب بی بی صاحبہ	" "
۸۰۴	رشیدہ بیگم صاحبہ	" "
۸۰۵	خضردانی صاحب	کشمیر
۸۰۶	غلام محمد صاحب	ضلع گورداسپور
۸۰۷	عبدالحق صاحب	" ہوشیارپور
۸۰۸	محمد حسین صاحب	ریاست جموں
۸۰۹	محمد غیاث الدین صاحب	جالندھر
۸۱۰	سردار بی بی صاحبہ	ضلع ڈیرہ غازیخاں
۸۱۱	محمد صدیق صاحب	" فیروزپور
۸۱۲	محمد صادق صاحب	" "
۸۱۳	شیخ عبدالحمید صاحب	اڑیسہ
۸۱۴	حبیب اللہ صاحب	ضلع سیالکوٹ
۸۱۵	نوردین صاحب	" "
۸۱۶	رمضان بی بی صاحبہ	کپورتھلہ
۸۱۷	عمر بی بی صاحبہ	"
۸۱۸	تاج بی بی صاحبہ	"
۸۱۹	نصیر حسین خان صاحب	لاہور
۸۲۰	مشتاق احمد صاحب	فیروزپور
۸۲۱	ملک عبدالرحمن صاحب	لاہور
۸۲۲	منشی فقیر محمد صاحب	ضلع گورداسپور
۸۲۳	غلام علی صاحب	" "
۸۲۴	سید محمد جعفر صاحب	" لائل پور
۸۲۵	غلام محمد صاحب	گوجرانوالہ
۸۲۶	بوٹے خان صاحب	گوجرانوالہ
۸۲۷	رحمت بی بی صاحبہ	"
۸۲۸	غلام فاطمہ صاحبہ	"
۸۲۹	علاؤالدین صاحب	بھاگل پور
۸۳۰	عبدالرحمن صاحب	ضلع گورداسپور
۸۳۱	محمد علی صاحب	"
۸۳۲	اللہ رکھا صاحب	ہمگاؤں سی پی
۸۳۳	سردار خان صاحب	ہمگاؤں سی پی
۸۳۴	بساوا صاحب	" "
۸۳۵	فردوسی خان صاحب	" "
۸۳۶	سوہنہ شیخ صاحب	کشمیر
۸۳۷	مہرو شیخ صاحب	"
۸۳۸	نعیم الدین صاحب	بھاگل پور سٹی
۸۳۹	تاج دین صاحب	ضلع امرتسر
۸۴۰	عنایت اللہ صاحب	سندھ
۸۴۱	نور حسین صاحب	اودے پور خورد
۸۴۲	فضل بی بی صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
۸۴۳	بہو چوہدری مولا بخش صاحب	"
۸۴۴	عبدالمنان صاحب	" "
۸۴۵	انور خان صاحب	سیالکوٹ
۸۴۶	ملک محمد سعید صاحب	ضلع ہوشیارپور
۸۴۷	عبدالعزیز صاحب	کشمیر
۸۴۸	سید محمد نسیم صاحب	ہردوئی
۸۴۹	فضل حق صاحب	ضلع جہلم
۸۵۰	محی الدین صاحب	لکھنؤ
۸۵۱	فقیر محمد صاحب	ضلع جہلم
۸۵۲	اہلیہ محمد خورشید عالم صاحب	گجرات
۸۵۳	حشمت بی بی صاحبہ	اڑیسہ
۸۵۴	وفاء الٰہی صاحب	گونڈہ
۸۵۵	منور دین صاحب	لاہور
۸۵۶	محمد الدین خان صاحب	ریاست بہاولپور
۸۵۷	غلام قادر صاحب	سری نگر کشمیر

جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

قرآن مجید نے انبیاء و رسل کی صداقت معلوم کرنے کا ایک معیار ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ یعنی خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب ہوتے ہیں۔ یہ غلبہ جیساکہ قرآن مجید سے ثابت ہے نہ صرف دلائل و براہین کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ بلکہ افلا یرون انا ناتی الارض ننقصہا من اطرافہا کے مطابق انبیاء کے ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ کے لحاظ بھی ہوتا ہے۔ تمام انبیاء کی زندگی اس معیار کے رو سے صادق ثابت ہوتی ہے۔ اپنی ظاہری کمزوری بے سروسامانی اور دنیا کی پرزور انتہائی مخالفت کے باوجود سعید روحیں ان کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوتی رہیں۔

موجودہ زمانہ میں جب اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کے مطابق اصلاح خلق کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کیا تو دنیا نے آپ کے خلاف بھی ان تمام ہتھیاروں سے کام لیا جو سابقہ مصلحین کے خلاف استعمال کئے گئے۔ اور چاہا کہ جماعت احمدیہ کو بڑھنے اور ترقی کرنے سے روک دیں۔ مگر نتیجہ کیا ہوا۔ یہی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ روز بروز ترقی کرتی گئی۔ اور ترقی کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی اس تائید و نصرت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ "مکہ معظمہ سے اہل مکہ کے پاس خلاف واقعہ باتیں بیان کر کے میرے لئے کفر کے فتوے منگوائے گئے۔ اور میری تکفیر کا دنیا میں ایک شور ڈالا گیا۔ قتل کے فتوے دئے گئے۔ حکام کو اکسایا گیا۔ عام لوگوں کو مجھ سے اور میری جماعت سے بیزار کیا گیا۔ غرض ہر ایک طرح سے میرے نابود کرنے کے لئے کوشش کی گئی۔ مگر خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق یہ تمام مولوی اور ان کے ہم جنس اپنی کوششوں میں نامراد اور ناکام رہے افسوس کس قدر مخالف اندھے ہیں۔ وہ ان پیشگوئیوں کی عظمت کو نہیں دیکھتے۔ کہ کس زمانہ کی ہیں اور کس شوکت اور قدرت کے ساتھ پوری ہوئیں کیا بجز خدا تعالیٰ کے یہ کسی اور کا کام ہے۔ اگر ہے تو اس کی نظیر پیش کرو۔ نہیں سوچتے کہ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا اور خدا کی مرضی کے مخالف ہوتا تو وہ اپنی کوششوں میں نامراد نہ رہتے۔ کس نے انکو نامراد رکھا۔ اسی خدا نے جو میرے ساتھ ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۴)

ایک استاد کی ضرورت

مدرسہ احمدیہ سانہ تمن ضلع آگرہ کے لئے ایک سچے دیندار استاد کی ضرورت ہے۔ جو مدرسہ میں تعلیم دینے کے علاوہ وہاں تبلیغ بھی کر سکے۔ کچھ انگریزی جاننا بھی ضروری ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۳ اپریل۔ سکرٹری پنجاب کونسل نے اعلان کیا ہے کہ کونسل کے فیصلہ کے مطابق مسودہ قانون تحفظ مقروضین پنجاب برائے عامہ دریافت کرنے کے لئے مشتہر کر دیا گیا ہے۔ جو انجمنیں اور افراد بل مذکور کے متعلق اپنی آراء بھیجنا چاہیں۔ سکرٹری کے نام بھیج دیں۔ بل کی نقل دفتر پنجاب کونسل سے مل سکتی ہے۔

گوجرانوالہ ۳ اپریل۔ مارچ کے آخر میں جو ژالہ باری ہوئی تھی۔ اس کی تفاصیل اب آئی ہیں۔ ژالہ باری سے ایسی تباہی ہوئی ہے کہ اس ضلع پر ایسی مصیبت کبھی نہ آئی تھی۔ ۵۰ دیہات کے اکثر لوگوں کے پاس ضروریات زندگی کی کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ گیارہ ہزار ایکڑ فصل بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ اور لوگ پریشان حالی میں افسروں کے پاس پہنچ کر آہ وزاری کرتے پھرتے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے ان لوگوں کی فیاضانہ امداد کرے۔

مالابار کے علاقہ میں ہندوؤں کی طرف سے اچھوتوں کے ساتھ جو خلاف انسانیت سلوک کیا جاتا ہے۔ اس سے متاثر ہو کر گذشتہ دس سال میں ایک لاکھ اچھوت عیسائی ہو چکے ہیں۔ عیسائی مشنریوں نے ان لوگوں کے لئے کثرت کے ساتھ سکول ہسپتال اور دوسرے مفید ادارے قائم کر رکھے ہیں۔ مگر مسلمانوں کو اپنے فرض کا کچھ احساس نہیں۔

استنبول ۳ اپریل۔ ٹرکی کی جدید پارلیمنٹ میں کئی خواتین بھی ممبر منتخب ہوئی ہیں۔ ان خواتین میں سے ہی ایک کو سکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔

لنڈن ۳ اپریل۔ دارالعوام میں انڈیا بل پر مباحثہ کے دوران میں جب فیڈرل کورٹ کا موضوع زیر بحث آیا۔ تو ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ فیڈرل کورٹ کسی والیٔ ملک کو بطور گواہ طلب کرنے کی مجاز نہیں ہوگی۔

یونان میں گذشتہ دنوں جو خوفناک بغاوت ہوئی تھی۔ اس کا سرغنہ حکومت کا سابق وزیر اعظم وینزیلاس تھا اب اس نے بھاگ کر اٹلی میں پناہ لی ہے۔ اور یونان کی فوجی عدالت میں اس کے خلاف غداری اور بغاوت کا مقدمہ چل رہا ہے۔ اس وقت تک چار ہزار باغی گرفتار ہو چکے ہیں جن میں سے کئی ایک پہلے بڑے عہدوں پر فائز تھے۔

اجمیر ۳ اپریل۔ ایک سائیکل سوار مسلسل ۶۱ گھنٹے چلانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اس عرصہ میں اس نے ۴۲۰ میل کا سفر طے کیا۔ اور ریکارڈ توڑ دیا۔

ڈھاکہ ۳ اپریل۔ سنٹرل جیل ڈھاکہ میں ۱۸ سیاسی قیدی گذشتہ ۳۶ روز سے بھوک ہڑتال پر ہیں۔ اب ان کی حالت بہت خراب ہو چکی ہے۔ ہڑتال کی وجہ بھی معلوم نہیں ہو سکی۔

جرمنی کے جنگی ہوائی جہاز اس وقت ۱۸۰۰ ہیں۔ مگر وہ تیس جہاز فی ہفتہ کے حساب سے نئے جہاز تعمیر کر رہا ہے تا جلد از جلد اپنی ہوائی طاقت فرانس کے برابر کر سکے۔ جو اس لحاظ سے سب ممالک سے زیادہ طاقت رکھتا ہے۔ ہوائی جہاز بنانے والی فیکٹریوں میں شب و روز تیرہ ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔

پیرس ۴ اپریل۔ دفتر خارجہ کے قبضہ میں ایک خفیہ دستاویز آئی ہے۔ جو سر جان سائمن کی ہے۔ اور جس میں ہٹلر سے ملاقات کا حال درج ہے۔ فرانسیسی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ کابینہ وزارت اسے خاص اہمیت دے رہا ہے۔

دہلی ۴ اپریل۔ اسمبلی نے ۴۲ کے مقابلہ میں ۷۳ آراء کی کثرت سے ایک تجویز منظور کر لی ہے۔ جس میں دو ہزار سالانہ آمدنی کو ٹیکس کا معیار مقرر کیا گیا ہے۔

پشاور ۴ اپریل۔ وائسرائے ہند عنقریب غیر سرکاری حیثیت سے صوبہ سرحد کا دورہ کرنے والے ہیں آپ اس سفر کے دوران میں کوئی سرکاری کام نہیں کریں گے۔

لاہور ۴ اپریل۔ جوبلی انسٹی ٹیوٹ کے جن ۴۰ طلباء کو پکٹنگ کی وجہ سے گرفتار کیا گیا تھا۔ پرنسپل نے ان کے خلاف مقدمہ واپس لئے جانے کی درخواست کی۔ جو منظور ہو گئی۔ اور طلباء رہا کر دیئے گئے۔ لیکن ابھی کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا۔ اس لئے ہڑتال بدستور جاری ہے۔

بنارس ۴ اپریل۔ پنڈت مالویہ کی خرابی صحت کی وجہ سے ڈاکٹروں نے سفر انگلستان کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے ۱۱ اپریل کو کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کے لئے آپ جو وفد لے جانے والے تھے۔ وہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔

کلکتہ ۴ اپریل۔ ضلع جیسور میں ایک سڑک پر خنجروں سے مسلح تین بنگالیوں نے ڈاک کے تھیلے لوٹ لئے۔

دہلی ۴ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مغربی آسٹریلیا کی حکومت نے وہاں کے برطانی ہند کے آبادکاروں کو پارلیمنٹ کے لئے حق رائے دہی دیدیا ہے۔

دہلی ۴ اپریل۔ فنانس بل پر اسمبلی میں بحث ختم ہوئی۔ تو فنانس ممبر نے اعلان کیا۔ کہ بل کی صورت کئی پہلوؤں کے لحاظ سے بگڑ گئی ہے۔ اس لئے اسے اسمبلی میں پیش کرنے سے قبل گورنمنٹ کے لئے اس پر دوبارہ غور کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

بمبئی ۴ اپریل۔ حکومت بمبئی کے ہوم ممبر حادثہ کراچی کی تحقیقات کیلئے وہاں گئے تھے۔ جس کا نتیجہ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ حکومت کسی تحقیقاتی کمیٹی کے تقرر کو بالکل غیر ضروری سمجھتی ہے ہاں اس سلسلہ میں حکومت ایک بیان شائع کرنے والی ہے۔ جس کے متعلق حکومت ہند سے خط و کتابت کی جا رہی ہے

جنیوا۔ انٹرنیشنل لیبر آفس کا اعلان مظہر ہے کہ جرمنی میں اس وقت بیکاروں کی تعداد ۲۴ لاکھ اور برطانیہ میں ۲۲ لاکھ ہے۔

دہلی ۴ اپریل۔ ڈاکٹر انصاری نے خرابی صحت کی بناء پر کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کی صدارت اور کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ جسے صدر کانگرس نے منظور کر لیا ہے۔

دہلی ۴ اپریل۔ اسمبلی کے اجلاس میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے بتایا۔ کہ سول کے صرف دو افسروں کی پنشنیں ضبط کی گئی ہیں۔ ایک نے خود سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیا تھا۔ اور دوسرا اپنے بیٹے کو سیاسیات سے الگ نہ رکھ سکا۔

امریکہ میں جب سے شراب کی ممانعت کا قانون منسوخ ہوا۔ کثرت کے ساتھ شراب تیار ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی مانگ پوری نہیں ہو سکتی۔ اس لئے گذشتہ ایک سال میں ۵۶ ہزار ۱۸ لاکھ گیلن وائن اور اس سے دگنی سپرٹ دیگر ممالک سے درآمد کی گئی

کراچی ۴ اپریل۔ نواب بہاولپور فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد اپنے عملہ سمیت بخیر و عافیت واپس پہنچ گئے۔

دہلی ۴ اپریل۔ درہ خیبر سیاحوں کی آمد و رفت کے لئے ۱۲ اپریل ۳۵ء سے کھل گیا ہے۔

بمبئی ۴ اپریل۔ سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے حکومت نے تین بیرسٹروں کے نام کے لائسنس موقوف کئے جانے کی درخواست ہائی کورٹ میں دی تھی۔ جو نامنظور کر دی گئی۔ اب حکومت پریوی کونسل میں اپیل کر رہی ہے۔

نیویارک ۳ اپریل۔ حبشیوں اور گوروں کے مابین ہیرم کے مقام پر خوفناک فساد ہو گیا۔ جو اس قدر خوفناک صورت اختیار کر گیا۔ کہ پولیس کو توپوں کا استعمال کرنا پڑا۔ سینکڑوں اشخاص ہلاک ہو گئے۔ ۲۳۷ مجروحین ہسپتال میں داخل کئے گئے۔ [illegible] کا نقصان ہوا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی